

گرچہ خردیم نسبتے است بزرگ ذرہ آفتاب تابانیم

حضرت قاری عبدالسلام مظفر (ہنوری فیض آبادی)

بریلوی جماعت کی طرف سے دیوبندی مکتب فکر کے لوگوں کو ابتدا سے ہی لفظ وہابی سے موسوم کیا گیا اور شیخ محمد بن عبدالوہاب اور ان کے متبعین کی تشددانہ کاررائیوں کی وجہ سے اس لفظ کو بطور گالی اور گستاخ کے رواج دیا گیا۔ شاعر موصوف نے اہل باطل کی اسی تعبیر کو ایک بہترین مفہوم دیتے ہوئے اس لفظ کو اللہ کی طرف موڑ کر یہ نظم لکھی ہے جو علماء و صلحاء نے بے حد پسند کی۔ یہ نظم مستقلاً بھی اور دیگر کتابوں کے ساتھ بار بار شائع ہوئی۔

میں وہابی، میں وہابی، میں وہابی، میں وہابی

میں گو ذرہ ہوں ، لیکن آفتابی اور مہتابی
نہیں مجھ کو خدا سے شکوہ حرمان و نایابی
مجھے اک دو نہیں حاصل ہیں نسبتہائے ایجابی
میں رحمانی، میں رزاقی، میں غفاری، میں توانی

میں وہابی، میں وہابی، میں وہابی، میں وہابی

ہے ایماں اک خدائے واحد و قدوس پر میرا
ہمیشہ بس اسی کے سامنے جھکتا ہے سر میرا
اُسی کے قبضہ قدرت میں ہے سب خیر و شر میرا
نہ جاں میری، نہ تن میرا، نہ زر میرا ، نہ گھر میرا

میں وہابی، میں وہابی، میں وہابی، میں وہابی

وہ ہے بے مثل و یکتا اپنے اوصاف حمیدہ میں
کوئی ساجھی نہیں ذات و صفات برگزیدہ میں
جہاں میں ہے فقط فاعل وہی میرے عقیدہ میں
اسی کے حکم سے ہے نور و ظلمت قلب و دیدہ میں

میں وہابی، میں وہابی، میں وہابی، میں وہابی

یہ اسم پاک ایسے باعطا و باصفا کا ہے
مرے مالک، مرے خالق، مرے رازق خدا کا ہے
دو عالم میں یہی اک آسرا دست دعا کا ہے
وظیفہ میرا یہاں ہر صبح و مساکا ہے

میں وہابی، میں وہابی، میں وہابی، میں وہابی

فقط اُس بارگہ میں اپنی پیشانی میں دھرتا ہوں
اُسی کی ذات اقدس کے لیے جیتا ہوں، مرتا ہوں

نہ احساسِ ندامت ہے، ملامت سے نہ ڈرتا ہوں
میں اپنی نسبتِ عالی پہ خوش ہوں، فخر کرتا ہوں
میں وِہابی، میں وِہابی، میں وِہابی، میں وِہابی

بہ دل اقرار کرتا ہوں رسولوں کی اطاعت کا
خدا کی سب کتابوں کا فرشتوں کا، قیامت کا
مکلف میں نہیں اس کے سوا کوئی عقیدت کا
اسی ایمان پر اللہ کا وعدہ ہے جنت کا
میں وِہابی، میں وِہابی، میں وِہابی، میں وِہابی

صدائے نعرہائے ماسوا تم کو مبارک ہو
جہود قبہائے اولیاء تم کو مبارک ہو
ہر اک در سے سوال مدعا تم کو مبارک ہو
کوئی ہو نسبتِ غیر خدا تم کو مبارک ہو
میں وِہابی، میں وِہابی، میں وِہابی، میں وِہابی

حبیبِ خالق اکبر، درود ان پر، سلام ان پر
نہیں ان کا کوئی ہم سر، درود ان پر، سلام ان پر
وہ ہیں بعد از خدا برتر، درود ان پر، سلام ان پر
مرے مولا، مرے سرور، درود ان پر، سلام ان پر
میں وِہابی، میں وِہابی، میں وِہابی، میں وِہابی

فقط عشقِ نبیؐ سرمایہ و سامان ہے میرا
بہت الحمد للہ مسئلہ آسان ہے میرا
یہی برہان ہے، فرقان ہے، قرآن ہے میرا
یہی اسلام ہے میرا، یہی ایمان ہے میرا
میں وِہابی، میں وِہابی، میں وِہابی، میں وِہابی

مگر عشق و محبت کے لیے لازمِ اطاعت ہے
اطاعت پر نہ اُکسائے تو وہ جھوٹی محبت ہے
فریبِ نفس و شیطان ہے، جسارت اور جرأت ہے
نہ ہو کچھ جس میں تاثیر و اثر وہ کیسی نسبت ہے
میں وِہابی، میں وِہابی، میں وِہابی، میں وِہابی

محبت کیا ہے؟ رہنا امتثال امر میں محکم
حقیقت کیا ہے؟ ہونا خالق و مخلوق کا محرم
شریعت؟ اک نجات و مغفرت کی شرط مستلزم
طریقت؟ کچھ نہیں جز سنت فخر بنی آدم

میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی

قیام و قعدہ ہر اک ہیئت رکن عبادت ہے
پھر ان دونوں میں کیا معیار تعظیم و اہانت ہے
عقیدت اور تعظیم و محبت بس اطاعت ہے
اہانت تو حقیقت میں فقط جرم و بغاوت ہے

میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی

خبر کچھ ہے ابو طالب کی تعظیم و محبت کی؟
وقار و آبرو، گھر بار سب کچھ نذر حضرت کی
لیکن جب نہیں کی پیروی شرع پیہر کی
ضمانت لی نہیں سرکار نے ان کی شفاعت کی

میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی

ضروری ہے عمل میں اور عقیدے میں ہم آہنگی
نفاق اے دوست ہے یہ ظاہر و باطن کی دو رنگی
غلط ہے صاحب باطن ہو کوئی خمری و بنگی
ہے نا ممکن کہ دل ہو یثربی اعمال افرنگی

میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی

چل اس پر گر رضائے قادر و قہار پیاری ہے
کہ عند اللہ راہ سنت سرکار پیاری ہے
یہی رفتار پیاری ہے ، یہی گفتار پیاری ہے
خدا کو ہر ادائے احمد مختار پیاری ہے

میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی

اگر ہے کفر ہونا بندہ یزداں تو میں کافر
اگر ہے کفر ہونا پیرو قرآن تو میں کافر
اگر ہے کفر سنت پر عمل، ہاں ہاں تو میں کافر

اگر ہے دوسری ہی کوئی شیٰ ایسا، تو میں کافر
میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی

وہ مومن جو حدود اللہ کی دیواریں فنا کر دے
عمل کو تابع افراط و تفریط ہوا کر دے
بڑھا کر جس کو جی چاہے خداوندی عطا کر دے
گھٹا کر کے خدا کو صف میں بندوں کی کھڑا کر دے

میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی

جو رکھے ماسوا اللہ کا روزہ تو وہ مومن
کرے جو غیر کی پوجا تو وہ مومن
مزاروں پر چڑھاوے نذر کی پوجا تو وہ مومن
ولی کے نام چھوڑے مرغ اور کبرا تو وہ مومن

میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی

غلام خواجہ اجیر و غوث پاک ہوں میں بھی
خدا سے تو بھی کہہ، ان کے وسیلے سے کہوں میں بھی
تمنا ہے انھیں کی راہ پر زندہ رہوں میں بھی
انھیں کا تھام کر دامن قیامت میں اٹھوں میں بھی

میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی

مَنْ لب بستہ را مجبور فریاد و فغاں کردی
ارے ظالم یہ بے دردی، اے ظالم یہ بے دردی
مرے خم میں یہ تو نے ہائے کیا کیا ساقیا بھردی
میں حنفی، نقشبندی، قادری، چشتی، سہروردی

میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی

مضامیں کی اگر چہ قلب پر برسات ہے مضطر
مگر لائق توجہ کے خدا کی ذات ہے مضطر
یہ دنیاۓ دنی معمورہ آفات ہے مضطر
اندھیری رات ہے مضطر، اندھیری رات ہے مضطر
میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی، میں وتابی

بہت سے سادہ لوح حضرات کا گمان ہے کہ سُنیت اور وہابیت کے درمیان صرف چند فروعی امور میں اختلاف ہے لیکن یہ گمان شدید غلط ہے کیونکہ سُنیت اور وہابیت کا اختلاف فروعی امور میں ہونے کے ساتھ ساتھ بنیادی مسائل میں بھی ہے یہاں تک کہ خود ایمان باللہ کے مسئلہ میں ہمارا اور وہابیوں کا شدید بنیادی اختلاف ہے۔ چنانچہ ہم اللہ تعالیٰ کے حق میں یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس کا صدق ازلًا وابدًا واجب ہے لیکن اس کا کذب ممکن نہیں بلکہ محال بالذات ہے اور وہابی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا کذب ممکن ہے لہذا صدق واجب نہیں۔ اور یہ بالکل ظاہر بات ہے کہ وجود صدق کا عقیدہ اور امکان کذب کا عقیدہ ان دونوں میں قطعی بنیادی اختلاف ہے اس لیے ثابت ہو گیا کہ ایمان باللہ کے مسئلہ میں ہمارا اور وہابیوں کا سنگین بنیادی اختلاف ہے۔

یوں تو جس مسلمان کا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) پر ایمان ہے اس کا فطری طور پر یہ عقیدہ ہے کہ اللہ رب العزت جلّ جلالہ کا جھوٹا ہونا ہرگز ممکن نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سے ازلًا صادق رہا اور ہے اور ابد تک صادق رہے گا تو کذب کے امکان کی جڑ تو یہیں سے کٹ گئی لیکن چونکہ وہابیوں نے اسلامی عقیدہ کے نام سے مسلمانوں میں یہ فتنہ پھیلا رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹا تو نہیں مگر اس کا جھوٹا ہونا ممکن ہے اس لیے ہم سادہ لوح مسلمانوں کے اطمینان کی خاطر عقائد اسلامیہ کی قدیم کتابوں سے

چند حوالے ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔

① شرح مقاصد میں ہے اَلْكَذِبُ مُحَالٌ بِاجْمَاعِ الْعُلَمَاءِ
لَاَنَّ الْكَذِبَ نَقْصٌ بِاتِّفَاقِ الْعُقَلَاءِ وَهُوَ عَلَى اللَّهِ
تَعَالَى مُحَالٌ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا کذب باجماع علماء محال ہے اس لیے
کہ وہ باتفاق عقلاء عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

② شرح عقائد نسفی میں ہے كَذِبٌ كَلَامٌ لِلَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ
یعنی کلام الہی کا جھوٹا ہونا ممکن نہیں۔

③ طوابع الانوار میں ہے اَلْكَذِبُ نَقْصٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ
یعنی جھوٹ عیب ہے اور عیب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

④ مواقف کی بحث کلام میں ہے اِنَّهُ تَعَالَى يَمْتَنِعُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ
اتِّفَاقًا اَمَّا عِنْدَ الْمُعْتَزِلَةِ فَلَاَنَّ الْكَذِبَ قَبِيحٌ وَهُوَ
مُسَبَّحَانَهُ لَا يَفْعَلُ الْقَبِيحَ وَاَمَّا عِنْدَنَا فَلَاَنَّهُ نَقْصٌ
وَالنَّقْصُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ اِجْمَاعًا، یعنی اہل سنت اور معتزلہ
سب کا اتفاق ہے کہ اللہ تعالیٰ کا جھوٹ ممکن نہیں محال ہے۔ معتزلہ تو اس لیے
محال کہتے ہیں کہ جھوٹ بُرا ہے اور اللہ تعالیٰ بُرا فعل نہیں کرتا اور ہم اہل سنت
کے نزدیک اس دلیل سے ناممکن ہے کہ کذب عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالیٰ
پر بالاجماع محال ہے۔

⑤ امام محقق علی الاطلاق کمال الدین محمد مسائره میں فرماتے ہیں يَسْتَحِيلُ
عَلَيْهِ تَعَالَى سِمَاتُ النَّقْصِ كَالْجَهْلِ وَالْكَذِبِ عَمَّا يَعْنِي جَنَى
نشانیوں عیب کی ہیں جیسے جہل و کذب وہ سب اللہ تعالیٰ پر محال ہے۔

لے سجوالہ سجن السجوح ضا لے ایضاً لے ایضاً
لے ایضاً ص۔

۶ علامہ کمال الدین محمد بن محمد ابن ابی شریف قدسی اس شرح مسمرہ میں فرماتے ہیں، لَا خِلَافَ بَيْنَ الْأَشْعَرِيَّةِ وَغَيْرِهَا فِي أَنَّ كُلَّ مَا كَانَ وَصِفٌ نَقْصٌ فَالْبَارِي تَعَالَى عَنْهُ مُنْزَعٌ وَهُوَ مُحَالٌ عَلَيْهِ تَعَالَى وَالْكَذِبُ وَصِفٌ نَقْصٌ لِأَعْيُنِ الشَّاهِدِ اور غیر اشاعرہ کسی کو اس میں اختلاف نہیں کہ جو کچھ صفت عیب ہے باری تعالیٰ اس سے پاک ہے اور وہ اللہ تعالیٰ پر ممکن نہیں اور کذب صفت عیب ہے۔

۷) كثر الفوائد میں ہے قَدْ سَ شَانُهُ عَنِ الْكَذِبِ شَرْعًا
وَعَقْلًا اِذْ هُوَ قَبِيحٌ يَذْرُكُ الْعَقْلُ قُبْحَهُ مِنْ غَيْرِ تَوْقِفٍ
عَلَى شَرْعٍ فَيَكُونُ مُحَالًا فِي حَقِّهِ تَعَالَى عَقْلًا وَشَرْعًا
كَمَا حَقَّقَهُ ابْنُ الْهَمَامِ وَغَيْرُهُ يَعْني بحكم شرع و بحكم
عقل ہر طرح اللہ تعالیٰ کذب سے پاک مانا گیا ہے اس لیے کہ کذب قبیح عقلی
ہے کہ عقل خود بھی اس کے قبیح کو مانتی ہے بغیر اس کے کہ اس کا پہچانا شرع
پر موقوف ہو تو جھوٹ بولنا اللہ تعالیٰ کے حق میں عقلاً و شرعاً ہر طرح محال
ہے جیسا کہ امام ابن الہمام وغیرہ نے اس مسئلہ کی تحقیق افادہ فرمائی۔

علامہ جلال دوائی شرح عقائد میں لکھتے ہیں: **الْكُذْبُ عَلَيْهِ تَعَالَى مُحَالٌ لَا تَشْمَلُهُ الْقُدْرَةُ** یعنی اللہ تعالیٰ کا جھوٹا ہونا محال ہے قدرت الہی میں داخل نہیں۔

شرح عقائد جلالی میں ہے اَلْكَذِبُ نَقْصٌ وَالتَّقْصُ عَلَيْهِ مَحَالٌ ﴿۸﴾ فَلَا يَكُونُ مِنَ الْمُمَكِّنَاتِ وَلَا تَشْمَلُهُ الْقُدْرَةُ كَسَائِرِ وُجُوهِ النَّقْصِ عَلَيْهِ تَعَالَى كَالْجَهْلِ وَالْعُجْزِ ۖ جَهْوَطٌ غَيْبٌ هُوَ اَدْعِيْبُ اللّٰهِ يَرْمِي اَلْكَذِبَ اِلٰهِي مُمَكِّنَاتٍ سَيَنْهَى اللّٰهُ تَعَالٰى كِي قَدْرَتِ اَسَ

شامل جیسے تمام اسباب عیب مثل جہل و عجز الہی، کہ سب محال ہیں اور صلاحیت قدرت سے خارج۔

ہم اختصار کی خاطر اتنے ہی حوالوں پر بس کرتے ہیں جس کو مزید بانیس نصوص آئمہ اور تیس دلائل قاہرہ دیکھنے کا شوق ہو وہ سرکارِ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تصنیف *سجن التَّبْوَح* کا مطالعہ کرے۔ وہابی اپنے عقیدہ امکانِ کذب کی حمایت میں جس مغالطہ آمیز دلائل سے کام لیتے ہیں ذیل میں ان کا بطلان پیش کیا جا رہا ہے۔

① امکانِ کذب کے ثبوت میں عام وہابی دیوبندی یوں کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے *إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ* یعنی ہنسیک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔ اور چونکہ جھوٹ بھی ایک چیز ہے لہذا وہ جھوٹ بولنے پر قادر ہے اور جب جھوٹ بولنے پر قادر ہے تو اس کے لیے جھوٹ بولنا ممکن ہوا۔

جواب: جب وہابیوں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا ممکن ہے تو ہو سکتا ہے کہ اس کا پہلا جھوٹ یہی کلام یعنی *إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ* ہو تو پھر اس کلام کو دلیل میں پیش کرنا کیونکر صحیح ہوگا۔

دوسرا فولادی اور تحقیقی جواب یہ ہے کہ کذب الہی عیب ہے اور ہر عیب اللہ تعالیٰ کے لیے محال بالذات ہے۔ لہذا کذب الہی محال بالذات ہے اور کوئی محال بالذات ممکن نہیں۔ ثابت ہوا کہ کذب الہی ممکن نہیں۔ پھر ذات باری تعالیٰ کو جھوٹ پر قادر کہنا یہ وہابیوں کا سخت ترین مغالطہ ہے کیونکہ کذب الہی محال بالذات ہے اور کوئی محال بالذات زیرِ قدرت نہیں۔ لہذا کذب الہی زیرِ قدرت نہیں تو پھر کذب الہی کو زیرِ قدرت بتا کر امکانِ کذب کو ثابت کرنا دجل و فریب

نہیں تو اور کیا ہے۔
 جاننا چاہیے کہ مفہوم کی تین قسمیں ہیں۔ واجب، ممکن، محال۔
 واجب: وہ مفہوم ہے جس کا وجود ضروری ہو جیسے اللہ تعالیٰ
 کی ذات اور اس کی صفات۔
 ممکن: وہ مفہوم ہے جس کا نہ وجود ضروری ہو نہ عدم مثلاً
 عالم اور غالم کی چیزیں۔
 محال: وہ مفہوم ہے جس کا عدم ضروری ہو جیسے اللہ تعالیٰ کا
 کذب، جہل، عجز اور دوسرا خدا ہونا۔

واضح ہو کہ زیر قدرت الہی صرف ممکنات ہیں۔ واجب اور محال
 زیر قدرت نہیں۔ شرح مقاصد میں ہے لَا شَيْءٌ مِنَ الْوُجُوبِ
 وَالْمُمْتَنِعِ بِمَقْدُورِهِ یعنی واجب اور محال ہرگز زیر قدرت نہیں۔
 شرح مواقف میں ہے عَلَيْهِ تَعَالَى يَحْكُمُ الْمَفْهُومَاتُ كُلَّهَا
 اَلْمُكِنَّةَ وَالْوُجُوبَ وَالْمُمْتَنِعَةَ فَهِيَ اَعْلَى مِنَ الْقُدْرَةِ
 لِأَنَّهَا تَخْتَصُّ بِالْمُمْتَنِعَاتِ دُونَ الْوُجُوبَاتِ وَالْمُمْتَنِعَاتِ بِعَيْنِ
 عِلْمِ الْإِلَهِ مُمَكِّنٌ، واجب اور محال سب مفہوم کو شامل ہے تو وہ قدرت الہی
 سے عام ہے کیونکہ قدرت الہی صرف ممکنات ہی سے متعلق ہے واجبات اور
 محالات سے اس کو کوئی تعلق نہیں۔

حوالجات مذکورہ بالا سے واضح ہو گیا کہ إِنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ
 شَيْءٍ قَدِيرٌ ط میں کل سے مراد کل ممکن ہے یعنی اللہ تعالیٰ ہر ممکن
 پر قادر ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کا جھوٹ بولنا محال ہے تو وہ زیر قدرت
 نہیں اور جب وہ زیر قدرت نہیں تو ہرگز ہرگز ممکن نہیں، اب ہم اس مقام

پر وہابیوں سے ان کے اس مغالطہ آمیز استدلال کے پیش نظر ایک سوال کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے یا نہیں کہ شیطان کو وہابیوں کا خدا بنا دے۔ اگر کہو کہ اللہ تعالیٰ قادر نہیں تو تم ان شاء اللہ علیٰ کل شیء قَدِيرٌ کا انکار کر کے کھلم کھلا کافر ہو گئے اور اگر کہو کہ شیطان قدرت الہی سے وہابیوں کا خدا ہو سکتا ہے تو تم وحدانیت کا انکار کر کے کھلے عام مُرتد ہو گئے۔ بولو! ہے کوئی وہابیوں میں دم خُم والا جو وہابی مذہب کو برقرار رکھتے ہوئے اس سوال کا جواب دے سکے۔

② وہابی کہتے ہیں کہ انسان کو جھوٹ بولنے پر قدرت ہے تو اگر اللہ تعالیٰ جھوٹ بولنے پر قادر نہ ہو تو قدرت انسانی، قدرت ربانی سے بڑھ جائے گی اور یہ محال ہے کہ قدرت انسانی قدرت ربانی سے بڑھ جائے۔ لہذا ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ بولنا ممکن ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: **وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ** یعنی تم اور جو کچھ تم کرتے ہو سب اللہ ہی کا پیدا کیا ہوا ہے۔ اہل سنت کا ایمان ہے کہ انسان اور اس کے تمام اعمال، اقوال، احوال، اوصاف سب اللہ عزوجل کے پیدا کیے ہوئے ہیں، انسان کو صرف کسب پر ایک گونہ اختیار ملتا ہے، لیکن اس کے سارے کام مولیٰ عزوجل ہی کی سچی قدرت سے واقع ہوتے ہیں۔ آدمی کی کیا طاقت کہ بے ارادۃ الہی کے پلک مار سکے۔ انسان کا صدق و کذب، کفر و ایمان، طاعت و عیبیان جو کچھ ہے سب کو اسی قادر مطلق جل جلالہ نے پیدا کیا ہے تو جب انسان کا جھوٹ بولنا، کفر کرنا، فسق کرنا، بندگی کرنا سب اللہ ہی کی قدرت سے واقع ہوتا ہے تو پھر قدرت ربانی سے قدرت انسانی کیوں بڑھ سکتی ہے اور یہی بات کہ اگر کذب الہی پر خدائے تعالیٰ قادر نہ ہو گا تو قدرت ربانی گھٹ جائے

گی تو ایسا سوچنا صرف بد دماغ و ہابی کا کام ہو سکتا ہے اس لیے کہ کذب الہی محال اور ناممکن ہے اور کوئی محال زیر قدرت نہیں اور کذب الہی جب زیر قدرت نہیں تو قدرت کھٹنے کی کیا بات ہے؟
 اس مقام پر پھر ہم وہابیوں سے ایک سوال کرتے ہیں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ بہت سے انسان اس بات پر قادر ہیں کہ وہ پتھر کی مورتی بنا کر اس کو معبود قرار دیں اور صبح و شام اس کی پوجا کریں تو اگر خدا، پتھر کی مورتی کو اپنا معبود قرار دے کر صبح و شام اس کی پوجا پر قادر نہ ہو تو قدرت انسانی، قدرت ربانی سے بڑھ جائے گی اور چونکہ قدرت انسانی کا قدرت ربانی سے بڑھ جانا محال ہے لہذا ثابت ہوا کہ خدا کا پتھر کی مورتی کو اپنا معبود قرار دینا ممکن ہے۔

بولو اب ہے کوئی وہابیوں میں بہت والا جو وہابی مذہب کو باقی رکھتے ہوئے اس ممکن کو ختم کر دے

(۳) وہابی کہتے ہیں کہ متکلمین کے نزدیک یہ قاعدہ کلیہ مسلم ہے کہ كُلُّ مَا هُوَ مَقْدُودٌ لِلْعَبْدِ مَقْدُودٌ لِلَّهِ یعنی ہر وہ کام جو بندہ اپنے لیے کر سکتا ہے خدا بھی اپنے لیے کر سکتا ہے تو جب آدمی جھوٹ بول سکتا ہے تو خدا بھی جھوٹ بول سکتا ہے کیونکہ اگر خدا جھوٹ نہ بول سکے تو ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکتا ہے اور خدا نہیں کر سکتا اور یہ ظاہر بات ہے کہ خدا کی قدرت بے انتہا ہے لہذا ایسا نہیں ہو سکتا کہ جس کام کو آدمی کر سکے اسے خدا نہ کر سکے اس لیے ثابت ہوا کہ خدا جھوٹ بول سکتا ہے اس کا جھوٹا ہونا ممکن ہے۔

جواب: مَعَاذَ اللَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝ سُبْحَانَ اللَّهِ عَمَّا يُصِفُونَ ۝ بے شک قاعدہ کلیہ حق ہے لیکن وہابی اس کے جو معنی بیان کرتے ہیں وہ صریح غلط ہونے کے ساتھ ساتھ کھلا کفر

بھی ہے۔ قاعدہ کلیہ کا صحیح معنی یہ ہے کہ بندہ جس چیز کے کسب پر قادر ہے اللہ اس کے پیدا کرنے پر قادر ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ بندہ کا ہر کام اللہ تعالیٰ کے خلق و ایجاد ہی سے ہوتا ہے۔ محترم قارئین بھی ملاحظہ فرمائیں کہ قاعدہ کلیہ کو امکان کذب سے کیا تعلق ہے! لیکن جب وہابیوں کے نزدیک یہی طے ہے کہ ہر وہ کام جو بندہ اپنے لیے کر سکتا ہے خدا بھی اپنے لیے کر سکتا ہے تو ان کے مذہب پر لازم آتا ہے

(الف) انسان قادر ہے کہ اپنے خدا کی تسبیح کرے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی قادر ہو کہ اپنے خدا کی تسبیح کرے ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ بندہ تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

(ب) آدمی قادر ہے کہ اپنی ماں کی تواضع و خدمت کے لیے اس کے تلوؤں پر اپنی آنکھیں ملے اپنے باپ کی تعظیم کے لیے اس سے جوتے اپنے سر پر رکھ کر چلے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ ایسی تعظیم و تواضع پر قادر ہو ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ بندہ تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

(ج) آدمی قادر ہے کہ پر یا مال چمرا چھپا کر اپنے قبضہ میں کر لے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی دوسرے کی مملوک چیز چمرا لینے پر قادر ہو، ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

(د) آدمی قادر ہے کہ اپنے خدا کی نافرمانی کرے تو ضرور ہے کہ وہابیہ کا خدا بھی اپنے خدا کی نافرمانی پر قادر ہو ورنہ ایک کام ایسا نکلا کہ آدمی تو کر سکے اور خدا نہ کر سکے۔

اب وہابی یا تو اقرار کریں کہ خدا کے لیے دوسرا خدا ہونا، اور خدا کے ماں باپ ہونا ممکن ہے ورنہ حقیقہ امکان کذب الہی سے توبہ کریں۔
 (۴) ملا رشید احمد گنگوہی نے براہین قاطعہ ص ۳۱ میں لکھا ہے کہ

”امکان کذب کا مسئلہ اب جدید کسی نے نہیں نکالا بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے کہ خلف وعید آیا جائز ہے یا نہیں رد المحتار میں ہے
 هَلْ يَجُوزُ الْخُلْفُ فِي الْوَعْدِ فَظَاهِرٌ مَا فِي الْمَوَاقِفِ
 وَالْمَقَاصِدِ أَنَّ الْأَشَاعِرَةَ قَائِلُونَ بِجَوَازِهِ بِسِ اس پر
 طعن کرنا پہلے مشائخ پر طعن کرنا ہے اور تعجب کرنا محض لاعلمی اور
 امکان کذب خلف وعید کی فرع ہے۔“

جواب: محترم قارئین! پہلے آپ ملا گنگوہی کی مراد سمجھنے کی کوشش
 کریں۔ واقعہ یوں ہے کہ ضلع بہار نیپور کے حضرت مولانا عبد السمیع رام
 پوری نے امکان کذب کے خلاف اپنے صدمہ کا اظہار کرتے ہوئے انوار
 ساطعہ میں لکھا تھا کہ ”کوئی جناب باری عز اسمہ کو امکان کذب کا
 دھبہ لگاتا ہے۔“ اس کے جواب میں گنگوہی جی فرماتے ہیں کہ خدائے
 تعالیٰ کو بالامکان جھوٹا کہنا یہ تو کوئی نئی بات نہیں اگلے زمانے کے
 بعض علمائے اسلام بھی تو خدا کے لیے جھوٹ بولنا ممکن بتا گئے ہیں۔
 دیکھو اشاعرہ اہل سنت خلف وعید کے قائل ہیں۔ امکان کذب
 خلف وعید کی ایک قسم ہے لہذا امکان کذب پر اعتراض کرنا اگلے
 زمانے کے علمائے دین پر اعتراض کرنا ہے۔ افسوس اور
 بےزار افسوس کہ گنگوہی جیسا وہابیوں کا شیخ ربانی جب اتنی سنگین
 افترا سازی اور بہتان طرازی کر سکتا ہے تو چھوٹے چھوٹے وہابی
 ملاؤں کا کیا حال ہوگا۔

یہ حقیقت ہے کہ باطل عقائد کا طرفدار خود اندھا ہوتا ہے
 اور دوسروں کو بھی اپنے جیسا اندھا سمجھتا ہے۔ بے شک اہل سنت
 کے بعض علماء خلف وعید کے ضرور قائل ہیں مگر اس کے ساتھ وہی
 علماء امکان کذب الہی کے عقیدہ کی سخت مخالفت کرتے ہیں، پھر

ان کو امکانِ کذب کا قائل بتانا کتنا سفید جھوٹ اور کس قدر سنگین بہتان ہے۔

جس مواقف میں ہے لَا يُعَدُّ الْخُلْفُ فِي الْوَعِيدِ نَقْصًا
یعنی خلف وعید عیب نہیں شمار کیا جاتا۔ اسی مواقف میں ہے:
إِنَّهُ تَعَالَى يَمْتَنِعُ عَلَيْهِ الْكَذِبُ اتِّفَاقًا۔ یعنی باری تعالیٰ کا
کذب بالاتفاق محال ہے۔ جس شرح طوابع میں ہے الْخُلْفُ فِي
الْوَعِيدِ حَسَنٌ یعنی خلف وعید (سزا معاف کر دینا) کیا اچھی بات ہے
اسی شرح طوابع میں ہے الْكَذِبُ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى مُحَالٌ
یعنی اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے۔ جس علامہ جلال دوانی نے شرح عقائد
جلالی میں لکھا کہ قَصَبَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ إِلَى أَنَّ الْخُلْفَ فِي الْوَعِيدِ
جَائِزٌ عَلَى اللَّهِ تَعَالَى لَا فِي الْوَعْدِ وَلِهَذَا أوردتِ السَّنَةُ
یعنی بعض علماء کا مذہب یہ ہے کہ وعید میں خلف اللہ تعالیٰ کے لیے جائز ہے
نہ وعدہ میں۔ اور یہی مضمون حدیث میں آیا۔

وہی علامہ جلال تحریر کرتے ہیں الْكَذِبُ عَلَيْهِ تَعَالَى مُحَالٌ
لَوْ شِئِلَهُ الْقُدْرَةُ۔ اللہ تعالیٰ کا کذب محال ہے قدرتِ الہی میں
داخل نہیں ہے۔

محترم قارئین ملاحظہ فرمائیں مذکورہ بالا حوالہ جات نے خوب واضح
کر دیا کہ ملا گنگوہی کا اتہام غلط ہے اور خلف وعید کے قائل علماء کا
دامن، عقیدہ امکانِ کذب کی نجاست سے پاک و صاف ہے۔

⑤ علماء و ماہرہ کہتے ہیں کہ جھوٹ پر خدا کی قدرت نہ مافی جائے
تو خدا کا عجز لازم آئے گا اور وہ عجز سے پاک ہے۔ لہذا جھوٹ بولنا اس

لے اس میں راز یہ ہے کہ صدق و کذب خبر کی صفت ہے (بقیہ حاشیہ بر صفحہ آئندہ)۔

کے لیے ممکن ہوا۔
جواب: اللہ تعالیٰ کے لیے جھوٹ محال ہے اور محال پر قدرت نہ ہونے سے عجز لازم نہیں آتا۔ سیدنا علامہ عبد الغنی نابلسی اپنی کتاب مطالب فیہ میں ابن حزم فاسد العزم کا رد کرتے ہوئے فرماتے ہیں إِنَّ الْعَجْزَ أَمَّا أَنْ يَكُونَ لَوْ كَانَ الْقُصُورُ مِنْ نَاحِيَةِ الْقُدْرَةِ أَمَّا إِذَا كَانَ لِعَدَمِ قَبُولِ الْمُسْتَحِيلِ تَعَلُّقَ الْقُدْرَةِ فَلَا يَتَوَهَّمُ عَاقِلٌ أَنَّ هَذَا الْعَجْزَ جَوَابٌ لِعَنْجَزٍ تَوْجِبُ بِهِ قُصُورَ قُدْرَتِ كِي طَرَفٍ سَعَىٰ أَوْ رَجَبٍ وَجَبَ بِهِ كَمَا مَحَالٌ خَوْفُ تَعَلُّقِ قُدْرَتِ كِي قَابِلِيَّتِ نَبِيْسٍ رَكْهَتَا تَوَاسٍ سَعَىٰ كَسَىٰ عَاقِلٌ كَوِ عَجْزٍ كَا وَهَمٌ نَكْزَرِيْكَآ۔ اَسْ مَقَامٍ پَرِ سَہْرَہِمِ وَہْمِیُوں سَعَىٰ اِیْکِ سَوَالِ كَرْتِہِیْ كَ اِگَر شَیْطَانِ كِي پُوجا كرنے پَرِ وَہْمِیُوں كے خُدا كِي قُدْرَتِ مَانِ جَاتِے تَوَا سَكَا عَجْزِ لَازِمِ اُنْیَكَا اوروہ عَجْزِ سَعَىٰ پَاكِ ہِے۔ لٰہُذَّ شَیْطَانِ كِي پُوجا كرنَا تَمَّہَارِے خُدا كِیْلے مُمْكِنِ ہُوا ابِ وَہْمِیُوں یَا تَو شَیْطَانِ كُو اپنے خُدا كَا مَعْبُودِ مَانِیْ یَا اِنْسِے خُدا كَا عِزِ ہونا تَسْلِیْمِ كَرِیْسِ۔۔۔۔۔ بِحَمْدِ تَعَالٰی ثُمَّ بَعْدُ
 رَسُوْلُہِ عَلَیْہِ السَّلَامُ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ اِن جِنْدِ سَطْرُوں سَعَىٰ خُوبِ ثَابِتِ ہُو گِیَا كَ اللہ تَعَالٰی كے حَقِّ مِیْ وَجُوبِ صَدَقِ كَا عَقِیْدَہِ رَكْھنے والے صَادِقِ اورو رَامَكَانِ كَذِبِ اِتْقَادِ رَكْھنے والے كَا ذِبِ ہِے۔ وَصَلَّى اللہ تَعَالٰی وَسَلَّمْ عَلٰی اَكْرَمِ خَلْقِہِ وَ اَعْلَمِ خَلْقِہِ وَ اَوَّلِ خَلْقِہِ وَ اَفْضَلِ خَلْقِہِ وَ خَاتِمِ اَنْبِیَاہِ وَ سَیِّدِ اَصْفِیَاہِ مُحَمَّدٍ وَآلِہِ وَصَحْبِہِ وَ اٰہِنِہِ الْفَوْثِ الْاَعْظَمِ الْجَبَلِ فِی الْبَعْدِ اِجْمَاعِیٍّ وَ شَہِیْدِ مَحَبَّتِہِ الْمَجْدِ وَالْاَعْظَمِ الْبَرِّیْلُوْنِ اَجْمَعِیْنَ وَ الْخِرَدِ عَوْنَا اِنْ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ۝

(بقیہ حاشیہ صفحہ سابقہ) اور وعید از قبیل خبر نہیں از قبیل انشاء (رامجری)
 (حاشیہ صفحہ موجودہ) لے سجن السجور ص ۳۸۔

